NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
نیوایرا اسپیشل
تحریر عائشہ فردوس
شاہی مہر
ناول

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(ویب اسپیشل ناول)

شاہی مہر

از عائشہ فردوس

(قسط_1)

عائشہ فردوس نے یہ ناول (شاہی مہر) صرف اور صرف نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھا ہے۔ اس ناول (شاہی مہر) کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام صرف اور صرف نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کے نام محفوظ کیے جاتے ہیں۔ لہذا کسی بھی ادارے، ڈائجسٹ، سوشل میڈیا، ویب سائٹ یا کوئی بھی فرد بمعہ مصنف کو اس کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں شائع کرنے کی سخت ممانعت ہے۔ عمل درآمد نہ کرنے کی صورت میں قانونی کاروائی کی جائے گی۔

شکریہ

ادارہ: نیو ایرا میگزین

****

"باادب باملاحظہ ہوشیار بادشاہوں کے بادشاہ اعلی مرتبت اعلی نسب حضرت نعمان اعجاز دربار میں جلوہ افروز ہورہے ہیں۔"

آواز کے سنتے ہی تمام درباری ادب سے کھڑے ہوگ ئے تھے۔

داخلی دروازے سے بادشاہ نعمان اعجاز داخل ہورہے تھے۔

زرق برق لباس ہیروں اور جواہرات سے مزیّن تھا۔

پیروں تک آتا چغہ بادشاہ کے ہر اٹھتے قدم کے ساتھ نخوّت سے لہراتا۔

یہ ان کی سب سے چھوٹی ملکہ حور بانو کے مائیکے سے آیا تحفہ تھا۔

دربار سے منسلک ایک حصہ ملکاؤں اور انکی باندیوں کے لئے مخصوص تھا۔

اور وہاں بیٹھی ملکہ حور بانو نے بادشاہ کے لباس پر نظر پڑتے ہی اپنی پہلے سے اکڑی گردن کو اور بھی اونچا کردیا تھا۔

باقی کی پانچوں ملکاؤں پر اس نے ایک فاتحانہ نظر ڈالی۔

باقی چاروں نے تو حور بانو کی نظریں محسوس کی لیکن ملکہ نورین سلطان بادشاہ کی سب سے بڑی ملکہ سامنے ہی دیکھنے میں محو تھیں۔

اور حور بانو کو یہ کب منظور تھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

Copyright by New Era Magazine

"ملکہ عالیہ آپ نے دیکھا۔ جہاں پناہ ماشاءاللہ آج کتنے وجیہہ لگ رہے ہیں۔ سلطانہ سنو۔"

حور بانو ملکہ نورین سلطان کو سناتے سناتے اپنی باندی کو آواز دینے لگی۔

"سلطانہ بادشاہ سلامت کی نظر اتارنے کا انتظام کرو فوراً۔"

وہ باندی کو حکم دینے لگی۔

"اس کی کوئی ضرورت نہیں۔"

ملکہ نورین سلطان کے ٹوکنے پر حور بانو نے حیرت سے پلٹ کر دیکھا۔

نورین سلطان اب بھی سامنے ہی دیکھ رہی تھی۔

وہ مزید بولیں۔

ہم نے صبح ہی صدقات اتاریں ہیں اور ویسے بھی یہ لباس بادشاہ سلامت دوبارہ نہیں پہنیں گے۔"

اب نورین سلطان نے نظروں کا زاویہ بدلا تھا۔

اور حور بانو کی طرف دیکھ رہی تھیں۔

"جی؟" حور بانو سوالیہ انداز میں پوچھنے لگی۔

"ہم نے بڑی مشکل سے راضی کیا انھیں اچھا نہیں لگتا تحفہ ہے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
Copyright by New Era Magazine

کہ اٹھائیں اور کسی کو دیدیں۔

ہم نے کہا ایک بار تو پہن لیں آپ۔"

حور بانو کا خون تیز رفتاری سے گردش کر رہا تھا۔

ملکہ نورین سلطان مزید کہنے لگی ہونٹوں پر ہلکا سا تبسم تھا۔

"کاریگری پسند نہیں آئی انھیں لعل بڑے بے ڈھنگے پن سے جڑے ہیں۔"

وہ مسکراتے بولیں "لیکن حضور اور ہمارا کہا ٹال جائیں اوں ہوں۔۔۔۔۔۔۔"

ساری ملکاؤں کی دبی دبی ہنسی کی آوازیں سن کے حور بانو تن فن کرتی اٹھ کر جا چکی تھی۔

اور بڑی مہارت سے جھوٹ بولتی ملکہ نورین اب سوکھے میوہ جات سے شغل فرماتے ہوئے سامنے دربار کی طرف دیکھ رہی تھیں۔

"حسنہ حسنہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حسنہ بی بی کہاں ہو بھئی۔"

حاجی ظہیر آوازیں دیتے دیتے اندرونی کمرے تک آ پہنچے تھے۔

"لو جی بیگم تو عبادتوں میں مصروف ہیں ہم گناہ گار بندے یہیں بیٹھ جاتے ہیں۔"

پاس ہی پڑے چھپر پلنگ پر ٹیک لگاتے لگاتے ظہیر مذاق کرنے لگے تھے۔

نماز کی آخری رکعت کا سلام پھیرنے کے بعد حسنہ نے دعا کو مختصر کر دیا۔

Copyright by New Era Magazine

جانماز تہہ کر کے رکھتے ہوئے وہ مسکرا کر ظہیر کی طرف آئی۔

اس پر دم پھونکنے کے بعد وہ وہیں ان کے قریب بیٹھ گئی۔

"گناہ گار بندے نے آج کونسا گناہ کیا بھئی۔"

وہ ہنستے ہوئے بولی۔

"ہمارے گناہوں کی چھوڑو یہ بتاؤ روز تو تم ہمارے آنے سے پہلے نماز اور وظائف ختم کر دیتی ہو پھر آج یہ دیر کیسی۔"

ظہیر پوچھنے لگے۔

کیونکہ حسنہ کی عادت تھی کہ ظہیر کے آنے سے پہلے پہلے سب پڑھ لیتی ورنہ وہ آتے سے مذاق شروع کر دیتے یا پھر نام لیکے پکارتے رہتے۔

"چلیئے پہلے آپ ہاتھ منہ دھو کے کھانا کھالیں۔"

وہ ٹالتے ہوئے بولی۔

"نہیں پہلے بتاؤ پھر ہم بھی ایک خوش خبری سنائیں گے۔"

وہ تجسس پیدا کرتے ہوئے بولے۔

"خوش خبری۔۔۔۔۔بتائیں نا خدارا۔۔۔"

وہ منت کرتے ہوئے بولی۔

Copyright by New Era Magazine

"حسنہ بی بی آپکے لخت جگر آنے والے ہیں۔

خوشیاں منائیں۔پیغام آیا تھا۔"

ظہیر دونوں ہاتھوں سے حسنہ کے بازو تھامتے بولے۔

"اللہ میرے۔۔۔۔۔اللہ تیرا شکر۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہے۔۔۔میرے مالک۔"

حسنہ کے منھ سے الفاظ کپکپاتے ہوئے نکل رہے تھےاور آنکھوں سے خوشی کے آنسو

بہہ رہے تھے۔

"حمید کو پتہ ہے بتایا آپ نے حاجی صاحب۔"

وہ بے قراری سے پوچھنے لگی۔

"نہیں ابھی مت بتائیں اسے آنے دیجیئے پھر مزہ آئے گا بتانے میں۔"

ظہیر مسکرانے لگے۔

حسنہ سجدہ شکر ادا کرنے لگی۔

"چلیں حاجی صاحب آپ کھانا کھالیں۔"

حسنہ باہر کی طرف جاتے بولی۔

"تم نے بتایا نہیں نماز کیوں دیر سے ادا کی۔"

حاجی ظہیر اسی بات میں اٹکے ہوئے تھے۔

Copyright by New Era Magazine

کھانا کھاتے کھاتے پھر پوچھنے لگے۔

"بس غلام احمد اور ثوبیہ کے لئے اچھا نہیں لگ رہا۔"

حسنہ نیچے دیکھتی بولی۔

"کھانا بجھوادیا تھا تم نے"۔

ظہیر پوچھنے لگے۔

"ہاں حاجی صاحب کھانا گندم اور کچھ اشرفیاں بجھوائی ہیں۔"

حسنہ بولی۔

"صحیح بتائیں حسنہ کبھی کبھی ہمیں خود پر ہی غصہ آتا ہے۔

اتنا ظلم ہوتے دیکھ کر بھی ہم خاموش ہیں۔

اللہ جانتا ہے ہم مجبور ہیں۔اکیلے ہیں۔کوئی ٹھوس ثبوت نہیں ہمارے پاس۔

مٹھی بھر لوگ ہی ہیں جو ایمان والے رہ گۓ ہیں سچ میں۔"

وہ ہاتھ دھوتے دھوتے کہنے لگے۔

حسنہ نے صاف سفید کپڑا آگے کیا۔

حاجی ظہیر نے ہاتھ صاف کئے۔

"آہستہ بولئے حاجی صاحب۔"

Copyright by New Era Magazine

حسنہ دبی دبی آواز میں بولی۔

ظہیر نے چونک کر اسے دیکھا۔

"حسنہ تم بھی۔۔۔۔۔۔۔۔یہ کیا کہہ رہی ہو تم۔"

وہ بے یقینی سے حسنہ کو دیکھنے لگے۔

"نہیں نہیں حاجی صاحب ہمارا وہ مطلب نہیں تھا۔

ہمیں پروردگار پر پورا بھروسہ ہے ہمارا ایمان مضبوط ہے حاجی صاحب۔بس ہم تو احتیاط کے پیشِ نظر کہہ رہے تھے۔"

حسنہ ظہیر کی طرف دیکھتے بولی۔

حاجی ظہیر خاموشی سے لیٹ گئے تھے۔

بہت کم عمری میں ہی انھوں نے اپنے والد کے ساتھ حج کیا تھا اس لئے پوری سلطنت میں ان کی بہت عزت کی جاتی تھی۔

اور پھر کاروبار بھی ایسا ہی تھا۔اللہ کا مبارک کلام اپنے ہاتھوں سے لکھتے۔

چند ایک ماہر کاریگر بھی ہاتھ کے نیچے تھے۔

لیکن حاجی ظہیر کے ہاتھوں کے نسخے بے حد قیمتی مانے جاتے۔

بادشاہ اور امراء ہی وہ نسخے خریدتے۔

Copyright by New Era Magazine

دعائیں اور آئیتیں بڑے بڑے نقشوں میں خصوصی بنوائی جاتی۔

منھ مانگی قیمتوں پر۔

کم عمری میں ہی شادی ہو گئی تھی۔

دو نوجوان بیٹے ہونے کے باوجود بھی عمر اتنی زیادہ نہیں تھی۔

حسنہ اور وہ دو نوجوان بچوں کے ماں باپ نہ لگتے تھے۔

حاجی ظہیر کا مضبوط بدن اونچا سراپا کسی سپاہی کی طرح لگتا تھا۔

خوبرو چہرے پر داڑھی انھیں اور بھی پر وقار شخصیت کا مالک بناتی تھی۔

"یااللہ میرے مالک سب سے بڑی کاریگری تو تیری ہے سب سے بڑا مہربان تو صرف اور صرف تو ہے۔

مولا کوئی تو ایسا ہو گا اس پوری سلطنت میں جو اس ظالم جادو گرنی سے ہمیں نجات دلائے گا۔ کوئی تو تیرا مخصوص بندہ بھیج دے مولا جو اس ملک کے باشندوں کو شرک اور بدعت سے بچالے۔"

آنسوؤں سے تر چہرہ لئے ثوبیہ بی بی مالک حقیقی سے فریاد کر رہی تھی۔

Copyright by New Era Magazine

اور معذور پڑے غلام احمد نے بڑی حسرت سے پہلے اپنی بیوی اور پھر آسمان کی طرف دیکھا۔

جہاں چیل انکی مرغی کا آخری چوزہ بھی لے جانے آئی تھی۔

اور پڑوسیوں کا عقیدہ اور بھی پکّا ہو گیا تھا کہ یہ ساحرہ زبیہ کی ہی بد دعا ہے غلام احمد کو۔

اولاد سے محروم یہ جوڑا بڑی آسودگی سے زندگی گزار رہا تھا۔

اولاد نہ ہونے کے دکھ کو انھوں نے اپنے اوپر حاوی نہ ہونے دیا تھا۔

چھوٹے چھوٹے پاس پڑوس کے بچوں کو ہی پیار کر کے یہ بڑے خوش تھے۔

غلام احمد محل کے باہر باغیچہ کے داخلی دروازے پر پہرے دار تھا۔

پندرہ دن دن بھر کی پہرے داری رہتی اور پندرہ دن رات کی۔

جو اشرفیاں اور گندم پندرہ دن بعد ملتا وہ دونوں میاں بیوی کے لئے کافی ہوتا۔

پھر آئے دن محل میں دعوتیں ہوتی دوسرے ملکوں سے بادشاہ آتے جتنا کھانا بچتا محل کے ملازمین کو بانٹا جاتا۔

یا کبھی پھینک دیا جاتا ساحرہ زبیہ کے حکم سے۔

لیکن اشرف خانساماں سے غلام احمد کی دوستی تھی۔

Copyright by New Era Magazine

جس دن پھینکنے کا حکم بھی ملتا وہ سب کی نظر بچا کے غلام احمد کو ایک ٹوکری میں دے جاتا۔

وہ کھانا غلام احمد اور ثوبیہ محلے کے بچوں کے ساتھ مل کر کھاتے۔

یہ ان دنوں کی بات تھی جب غلام احمد کی رات کی باری آئی تھی۔

وہ اپنے ساتھی دار کے ساتھ داخلی دروازے پر پڑی چار پائیوں پر لیٹا تھا۔

اور دونوں کا موضوع بحث ساحرہ زبیہ تھی۔

ساتھی دار بولا "بھائی تم یقین کرو نا کرو پر ساحرہ زبیہ کے حکم کے بنا کچھ نہیں ہوتا۔

غیبی طاقتیں ہیں اس کے پاس۔"

غلام احمد ایک کامل ایمان والا انسان تھا۔

وہ بولا۔

"کچھ بھی بولتے ہو تم توبہ کرو بھئی توبہ کلمہ پڑھو جلدی۔

بھائی میرے میں نے آج تک نہیں سنا کہ کسی ظالم کو اللہ نے غیبی طاقتیں دی ہوں۔"

"ارے بھائی آہستہ بولو۔"

ساتھی دار ڈر رہا تھا۔

غلام احمد کو ہنسی آ گئی۔

Copyright by New Era Magazine

صبح وہ گھر پر آیا سویا۔

جب دوپہر میں سو کر اٹھا تو سارا بدن اپاہج ہو چکا تھا۔

"جاؤ جاؤ نکلو یہاں سے اب ملکہ ساحرہ زبیہ کے آرام کا وقت ہے جاؤ نکلو نکلو۔"

ساحرہ زبیہ کے سپاہی بڑی بے رحمی سے عورتوں مردوں اور بچوں کو جانوروں کی طرح بھگا رہے تھے۔

اور بھیڑ تھی کہ بھاگنے کی بجائے ہنٹر پر ہنٹر کھائے جا رہی تھی لیکن ایک بار ملنے دو ایک بار ملنے دو کی رٹ لگائے ہوئی تھی۔

اب کچھ کچھ افراد مایوس ہو کے لوٹ رہے تھے۔

بڑے سے محل کا صحن اتنا بڑا تھا کہ ہزاروں لوگ بیک وقت اس میں آرام سے بیٹھ سکتے تھے۔

اور صحن کے بیچوں بیچ ایک دیو قامت تخت رکھا ہوا تھا۔

جس پر ملکہ ساحرہ زبیہ ہر اماؤس کے دن براجمان ہوتی اور ہزاروں عوام اپنی پریشانی بیماری اس کے پاس آکر سناتے۔

اس کے سامنے جھکتے اور دنوں میں ٹھیک ہو جاتے۔

Copyright by New Era Magazine

جب تک اس کا دل ہوتا تب تک وہ بیٹھی رہتی جب دل ہوتا اٹھ کر چلی جاتی۔

آج بھی وہ بہت جلد اٹھ کر چلی گئی تھی۔

اور مایوس لوگ واپس جا رہے تھے۔

دو تین عورتیں آپس میں باتیں کرتی ہوئی مایوسی سے لوٹ رہی تھیں۔

"کیا بتاؤں بہن بڑی آس سے آئی تھی میں کہ اس بار ملاقات ہو جائے۔ساس نے جینا حرام کرر کھا ہے۔

اس بار بھی لڑکی ہوئی نا تو مجھے طلاق کروا دے گی۔"

وہ روتے ہوئے بولی۔

"میں بھی بڑی آس سے آئی تھی میری بہن کی شادی ہو جائے بس اس سال فصل کے بعد۔"

"لیکن سچ میں وہ جیسا بولے ویسا ہوتا ہے کیا۔"

پہلی والی نے اب آنسو پونچھ لئے تھے۔اور دونوں سے پوچھ رہی تھی۔

"لو جی پھر کیا میری نند کو پانچ بیٹیاں تھی ملکہ ساحرہ زبیہ کے پاس لائی تھی میں اس کو جب وہ امید سے تھی تو۔اور پھر لڑکا ہی ہوا۔"

Copyright by New Era Magazine

وہ اب آگے آ گئیں تھیں باتیں کرتے کرتے تقریباً ساحرہ زبیہ کے محل سے کافی دور۔

"ہائے کیا تم سچ کہہ رہی ہو"۔

پہلی عورت کی آنکھوں کی چمک بڑھ گئی تھی۔اسے اپنا گھر بچتا دکھائی دے رہا تھا۔

"لو جی وہ کیا جھوٹ بولیں گی۔بس آخری مہینہ میں چند دن یہاں محل میں آ کے رہنا پڑتا ہے۔"

تیسری نے بھی گفتگو میں حصہ لیا تھا۔

"ہاں میری نند کہہ رہی تھی اسے بڑا ڈر لگتا تھا یہاں۔لیکن بیٹے کی آس میں وہ رہ لی ڈرتے ڈرتے۔"

"اری چپ کرو دیوانی ہو کیا چپ کرو"۔

دوسری عورت خوف سے دبی دبی آواز میں بولی۔

"اگلی بار میں اور جلدی آ جاؤں گی بلکہ آدھی رات سے ہی آ کے بیٹھ جاؤں گی۔"

بیٹے کے لئے آنے والی اپنے ہی خیالوں میں اگلی اماوس کی تیاری کر رہی تھی۔

"ایسی غلطی نہ کرنا بہن صبح ہونے سے پہلے اگر کوئی ملکہ کے محل کے پاس آتا ہے تو پھر اس کی لاش ہی ملتی ہے پہاڑی والے پیپل پہ۔"

تیسری پھر سے اسے سمجھاتے بولی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Copyright by New Era Magazine

(باقی آئندہ انشاءاللہ!)

نوٹ

شاہی مہراز عائشہ فردوس پڑھنے کے بعد اپنی رائے سے ضرور آگاہ کریں۔ نظرِثانی کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ کسی قسم کی غلطی نہ ہوا گر پھر بھی کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اس کی نشاندہی ضرور کریں تا کہ ہم اس کو بہتر کر سکیں۔

تعاون کا طلبگار

ادارہ (نیوایرا میگزین)

ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین

Copyright by New Era Magazine